واعظ الجمعہ

استقبالِ رمضان

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب والطباعة والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: استقبالِ رمضان

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۱۳۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء

استقبالِ رمضان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

میرے بزرگو ودوستو! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، کہ عنقریب دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے، رَحمتوں والے مہینے رمضان شریف کی آمد آمد ہے۔ رمضان المبارک میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اور اس کی تعلیمات وبرکات دوسروں تک پہنچانے کے بے شمار مَواقع میسر آتے ہیں۔ روزہ، نماز، قرآنِ پاک، نوافل اور دیگر اَذکار واَوراد، انسان کے اندر تقوی اور خوفِ الٰہی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر رمضان المبارک کا استقبال کریں، اور اس کے مبارک لمحات بہترین انداز سے گزارنے کا عہد کریں!۔

روزے کی فرضیت وتعریف

روزوں کی فرضیت کا بیان کرتے ہوئے، خالقِ کائنات جَلَّ جلالُہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

﴿قَبۡلِكُمۡ﴾[1] "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے"۔ اس آیتِ مبارکہ میں روزے کی فرضیت کا بیان ہے، روزہ شریعتِ اسلامیہ میں اس بات کا نام ہے، کہ مسلمان صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک، بہ نیّتِ عبادت، کھانا پینا اور مُجامَعت ترک کر دے۔ اس آیتِ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا، کہ روزہ عبادتِ قدیمہ ہے، زمانۂ سیّدنا آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتا چلا آیا ہے، اگرچہ ایّام واَحکام مختلف تھے، مگر اصلاً روزے سب امّتوں پر لازم رہے[2]۔

روزے کی فرضیت کا مقصد

میرے محترم بھائیو! روزہ ہجرتِ نبوی کے دوسرے سال فرض ہوا، روزہ تقوی وپرہیز گاری کا ایک اَہم ذریعہ ہے؛ کیونکہ گناہوں کا ایک سبب نفسِ امّارہ بھی ہے، اور روزہ رکھنے سے نفسِ امّارہ کمزور پڑتا ہے، لہٰذا فرضیتِ صَوم کی اس پیاری سی حکمت کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ﴾[3] "تاکہ تم متقی وپرہیز گار بن جاؤ!"۔

مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "روزے کا مقصدِ اعلی، اور اس سخت رِیاضت کا پھل یہ ہے، کہ تم متقی اور پاکباز بن جاؤ، روزے کا مقصد یہ نہیں کہ صرف کھانے پینے اور جماع سے پرہیز کرو، بلکہ تمام بُرے اَخلاق اور اعمالِ بد سے انسان مکمل طَور پر کنارہ کشی اختیار کرے۔ تم پیاس سے تڑپ رہے ہو، تم بھوک سے

---

(۱) پ۲، البقرۃ: ۱۸۳.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۸۳، صـ۶۰ ملتقطاً۔

(۳) پ۲، البقرۃ: ۱۸۳.

بے تاب ہو رہے ہو، تمہیں کوئی دیکھ بھی نہیں رہا، ٹھنڈا پانی اور لذیذ کھانا پاس رکھا ہے، لیکن تم ہاتھ تو کُجا، آنکھ اُٹھا کر اُدھر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، اس کی وجہ صرف یہی ہے نا، کہ تمہارے رب کا یہ حکم ہے! اب جب حلال چیزیں اپنے رب کے حکم سے تم نے ترک کر دیں، تو وہ چیزیں جن کو تمہارے رب تعالی نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا ہے، مثلاً چوری، بدکاری، رشوت، بددیانتی وغیرہ حرام کاریاں، اگر یہ خیال پختہ ہو جائے، تو کیا تم ان کا اِرتکاب کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں![1]۔

مہینہ بھر کی اس مشقّت کا مقصد یہی ہے، کہ تم سال کے باقی گیارہ ماہ بھی اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے حرام سے اجتناب کرو۔ لہذا جو لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں، لیکن جھوٹ، غیبت، بدنظری، فحش کلامی اور گالی گلوچ وغیرہ برائیوں سے باز نہیں آتے، ان سے متعلق سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے واضح الفاظ میں فرمادیا: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لله حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ!»[2] "(جس نے روزہ رکھنے کے باوُجود) جھوٹ اور اُس پر عمل نہیں چھوڑا، رب تعالی کو اُس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں"[3]۔

میرے بزرگو ودوستو! روزے میں جہاں مسلمان کھانے پینے، اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے، وہیں اسے چاہیے کہ جھوٹ غیبت وغیرہ گناہوں سے بھی باز رہے؛ تاکہ تقوی وپرہیزگاری حاصل ہو، اور یہی روزے کا مقصد بھی ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: «إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ

---

(۱) "تفسیر ضیاء القرآن" البقرہ، زیرِ آیت: ۱۸۳، ۱/۱۲۳، ۱۲۴، مختصراً۔

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الصّوم، ر: ۱۹۰۳، صـ۳۰٦.

(۳) "تفسیر ضیاء القرآن" البقرہ، زیرِ آیت: ۱۸۳، ۱/۱۲۳، ۱۲۴، مختصراً۔

«مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلكِنْ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ»[1] "روزہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں، بلکہ روزہ جھوٹ، گناہوں، اور بے کار چیزوں سے بھی بچنے کا نام ہے"۔

لہذا چاہیے کہ ہم ابھی سے رمضان شریف کی تیاری شروع کردیں، نمازوں کی پابندی کریں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، غیبت وچغلی، گالی گلوچ، سخت کلامی اور بدنگاہی سے اجتناب کریں۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: «إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ عَنِ الْكَذِبِ وَالْمَحَارِمِ، ودَعْ أَذَى الخادمِ، وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارٌ وَسَكِينَةٌ يَوْمَ صِيَامِكَ، وَلَا تَجْعَلْ يَوْمَ فِطْرِكَ وَصَوْمِكَ سَوَاءً!»[2] "جب تم روزہ رکھو تو اپنے کان، آنکھ اور زبان کو جھوٹ اور دیگر تمام گناہوں سے روکے رکھو! اور اپنے خادم وملازِم کو اَذیّت دینے سے بھی باز رہو! روزے میں وقار واطمینان سے رہو! رمضان اور غیر رمضان میں ایک جیسے مت رہو!"۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ روزہ رکھ کر انسان دوسروں کے لیے اَذیّت کا باعث، یا دوسروں پر بوجھ بن جائے!۔

ناصرف دن میں ٹائم پاس کرنے کے لیے، موبائل فونز وغیرہ کے ذریعے، فضولیات وبے حیائی کے ذرائع، فحش ومنکَرات پر مبنی لٹریچر، آڈیو یا وڈیو کلپس وغیرہ سننے اور دیکھنے سے اجتناب کرنا ہے، بلکہ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی ایسے کاموں سے بچنا ہے، جو لوگوں یا خود اپنی آخرت کے لیے نقصان اور اَذیّت کا باعث ہوں۔ جیسا کہ بعض شہری علاقوں میں باقاعدہ کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کے میچز کی

---

(١) "السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب الصيام، ٤/ ٢٠٩.
(٢) "شعب الإيمان" باب في الصوم، ر: ٣٦٤٩، ٣/ ١٣٤٤.

زینت بننا، خود کھیلنا یا تماشائی بن کر کھیلنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا، شور شرابا کرکے کسی کے آرام، یا کسی کی عبادت میں خلل انداز ہونا قابلِ مذمّت ہے، یہ وہ کام ہیں جن کے باعث روزے کی برکات زائل ہو جاتی ہیں، بلکہ روزے کا زندگی پر یہ اثر ہونا چاہیے، کہ نرمی وآسانی، عفوودرگزر کا مُظاہرہ کرے؛ تاکہ اللہ ورسول کی نافرمانی سے ہمیشہ کے لیے نَجات مل جائے!۔

حضراتِ محترم! خالقِ کائنات جلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾[1] "گنتی کے دن ہیں"۔ یعنی انتیس، یا تیس دن (تقریبًا ایک ماہ فقط) اس لیے گھبرانا مت، جس رب تعالی نے تمہیں گیارہ ماہ کھلایا پلایا، اگر ایک ماہ، وہ بھی صرف دن کے وقت، کھانے پینے سے منع فرمادے، تو ضرور اُس کی اطاعت کرو، اور اس میں بھی تمہارا ہی فائدہ ہے!۔

روزہ اور انسان کی صحت

محترم بھائیو! بعض لوگ رمضان المبارک کے روزے رکھنے میں بھی حیلے بہانوں سے کام لیتے ہیں کہ "ہم سے نہیں رکھے جاتے، ہماری ڈیوٹی سخت ہے، روزہ رکھنا بہت مشکل کام ہے، ہم روزہ رکھتے ہیں تو بیمار پڑجاتے ہیں"... وغیرہ وغیرہ۔ اِسی طرح کے اَور بھی بہت سے حیلے بہانے کرکے، رَحمتِ الٰہی سے خود ہی محروم رہتے ہیں۔ جبکہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رَحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «صُومُوا تَصَحُّوا!»[2] "روزہ رکھو صحت مند ہوجاؤ گے!"۔

---

(١) پ٢، البقرة: ١٨٤.

(٢) "المعجم الأوسط" باب الميم، بقية اسمه ميم، ر: ٨٣١٢، ٦/ ١٤٧.

اس سے معلوم ہوا کہ خرابیٔ صحت کے اندیشے سے، روزہ نہ رکھنے کی سوچ غلط اور خام خیالی ہے، اس طرح بندہ خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی رَحمت سے دُور ہو جاتا ہے۔ لہٰذا فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے، کہ بدبختی ومحرومی کو گلے لگائیں، یا پھر ربِ ذوالجلال کے حکم، اور حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمانِ صحت نشان پر عمل کرتے ہوئے، روزے کی برکتیں رَحمتیں حاصل کر کے، نیک بختی وسعادت مندی، کامیابی وکامرانی اور صحت کو اپنے دامن میں سمیٹ کر، اُن کے پیارے بن جائیں۔

بیمار اور مسافر کے لیے روزے کی رخصت

عزیز دوستو! جو شخص ایسا بیمار ہو کہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اس کے لیے دینِ اسلام میں رخصت ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾(۱) "تو تم میں سے جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو، تو اتنے روزے اَور دنوں میں پورے کرے"۔ یعنی ایسا بیمار ہو کہ روزہ اُسے شدید نقصان دے، تو اسے صحتیابی تک روزہ مؤخَّر کرنے کی اجازت ہے، لیکن جس بیمار کو روزہ شدید نقصان نہ دے، اسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

اور وہ سفر جس پر شرعی اَحکام مرتَّب ہوں، یعنی ۹۲ کلومیٹر مَسافت طَے کرنے کی نیّت سے چلا ہو، یا اس کے علاوہ اگر کوئی اَور شرعی عذر ہے، یا حاملہ، یا دودھ پلانے والی خاتون، تو اِن تمام خواتین وحضرات کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ان کے جتنے روزے چُھوٹیں، وہ رمضان کے بعد اُن کی قضاء کرلیں، لیکن پھر بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنا ہی ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾(۲) "اگر تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ

---

(۱) پ۲، البقرۃ: ۱۸٤.
(۲) پ۲، البقرۃ: ۱۸٤.

بھلا ہے!"۔ تو معلوم ہوا کہ مسافر کو اگرچہ روزہ قضاء کرنے کی اجازت ہے، مگر روزہ رکھ لینا اس کے لیے زیادہ بہتر ہے[1]۔

رمضان شریف کی آمد

عزیز دوستو! ہمارے گھر، خاندان اور مُعاشرے میں کئی اَفراد ایسے تھے، جو پچھلے رمضان المبارک میں ہمارے ساتھ تھے، لیکن آج وہ ہمارے درمیان نہیں رہے، وہ حضرات اپنی منزل کو پہنچ چکے ہیں، یقیناً ہم سب کو بھی ایک دن اِس دارِ فانی سے دارِ آخرت کی طرف کُوچ کرنا ہے، لہذا جسے یہ مبارک مہینہ نصیب ہو، وہ بڑا ہی خوش بخت اور سعادت مند ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ»[2] "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے، تو جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے"۔

رمضان شریف اور نُزولِ قرآن کریم

اللہ تعالی نے اس ماہِ مبارک کو بہت سے فضائل وخصوصیات کے ساتھ، دیگر مہینوں سے ممتاز مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے، اس مبارک ماہ میں قرآن مجید کا نُزول ہوا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ﴾[3] "رمضان وہ مبارک مہینہ ہے، جس میں قرآن پاک اُتارا گیا"۔

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" پ ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۸۴، ص۴۲۔

(٢) "صحيح البخاري" باب صفة إبليس وجنوده، ر: ٣٢٧٧، صـ٥٤٦.

(٣) پ٢، البقرة: ١٨٥.

روزے سے متعلّق مسائل واَحکام سیکھنا

اس ماہِ مبارک کے استقبال کی ایک صورت یہ بھی ہے، کہ ہم اس کی آمد سے پہلے ہی روزے سے متعلّق مسائل واَحکام سیکھ لیں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمّ صَوْمَهُ؛ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ»(۱) "جب کوئی روزہ دار بُھول کر کھاپی لے، تووہ اپناروزہ پوراکرے؛کیونکہ اُسے اللہ تعالی نے کھلایااور پلایا"۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے، جو دوایا غذانہ ہو، اور بلاقصد واختیار حَلق میں اُتر جائے، جیسے دھواں اور غُبار وغیرہ۔ البتہ قصداً دھواں وغیرہ نگلنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، جیسے حقّہ، سگریٹ، بیڑی، بخور، اگربتی وغیرہ کا دھواں، اس میں قضاء بھی ہے اور کفّارہ بھی"(۲)۔ یعنی رمضان شریف کے بعد اس روزہ کی قضاء کے طور پر ایک روزہ، اور کفّارہ کے ساٹھ روزے مسلسل رکھنے ہوں گے۔

روزہ دار کی شان

عزیزانِ محترم! روزہ دار کے لیے خوشخبری ہے، حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، حضور نبئ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ»(۳) "جنّت

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الصّوم، ر: ۱۹۳۳، صـ۳۱۰.

(۲) "نزہۃ القاری" باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسياً، تحت ر: ۳۴۳، ۵/۵۴۔
و"بہارِ شریعت" کن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا، حصہ ۵، ۱/۹۸۲۔

(۳) "صحيح البخاري" باب صفة أبواب الجنّة، ر: ۳۲۵۷، صـ۵۴۳.

کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک کا نام "ریّان" ہے، اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے"۔

روزے کی جزا

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(١) "جو ایمان کے ساتھ، ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔

برکت والا مہینہ

رفیقانِ گرامی قدر! ان شاء اللہ العزیز ہم سب مسلمان عنقریب رمضان المبارک کے استقبال کی سعادت حاصل کریں گے، یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں برکات عام ہوتی ہیں، رحمتیں نازل ہوتی ہیں، نیکیوں کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، لغزشیں مُعاف کی جاتی ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں، جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنّم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ لہذا آپ سب کو یہ عظیم مہینہ مبارک ہو! اور آپ تمام مسلمانوں کے لیے خوشخبری ہو، جو اللہ ربّ العزّت نے آپ حضرات کے اِعزاز میں دی ہے، جس کی بِشارت ہمارے پیارے آقا و مولا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے اصحابِ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو دی۔

مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ عزوجل عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لله فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ

(١) المرجع نفسه، كتاب الصّوم، ر: ١٩٠١، صـ٣٠٦.

أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ»[1] "تمہارے پاس رمضان کا مبارک مہینہ آیا، اللہ جَلَّ جَلالُہٗ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں، اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنّم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شریر جن وشیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالی کی طرف سے ایک ایسی بابرکت رات ہے، جو ہزار مہینوں سے افضل وبہتر ہے یعنی شبِ قدر، تو جو اِس کے ثواب سے محروم رہا وہ حقیقۃً محروم ہے"۔

اجرِ عظیم

حضراتِ محترم! بلاشبہ ماہِ رمضان کا تشریف لانا، رب تعالی کی ایک عظیم نعمت ہے، لہذا ہم سب پر لازم ہے کہ اس سے وہ فوائد حاصل کریں، جو ہمارے لیے دنیا وآخرت میں بھلائی کا ذریعہ ہوں۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلّا الصِّيَامَ؛ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: (١) إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، (٢) وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ»[2].

"اللہ تعالی فرماتا ہے، کہ آدمی کا ہر عمل اُس کی اپنی ذات کے لیے ہے سوائے روزے کے؛ کہ وہ میرے لیے ہے، اور اُس کا بدلہ میں خود دُوں گا۔ روزہ عذاب سے بچانے والی ڈھال ہے، اور جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو، تو نہ فحش

---

(١) "سنن النَّسائي" كتاب الصيام، ر: ٢١٠٢، الجزء ٤، صـ١٣١ - ١٣٢.
(٢) "صحيح البخاري" كتاب الصّوم، ر: ١٩٠٤، صـ٣٠٦.

بات کرے، اور نہ کسی سے جھگڑے، اگر اُسے کوئی گالی دے یا جھگڑے، تو اُس سے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو، اللہ تعالی کو مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے: (۱) ایک اِفطار کی خوشی، (۲) اور دوسری اپنے رب تعالی سے ملاقات کی خوشی"۔

جہنم سے آزادی

عزیزانِ گرامی قدر! ہم سب مسلمان اس عظیم موسمِ عبادات وبرکات کے اشتیاق میں ہیں؛ تاکہ بھلائی کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اجرِ عظیم پائیں۔ تو کون ہے جو اپنے رب تعالی کی جنّت کا امیدوار ہے؟! اور کوشش کرتا ہے کہ اُسے جہنّم سے آزاد کردہ لوگوں میں شمار کرلیا جائے؟! سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النِّيرانِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ! وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ! وَللهِ عُتَقَاءُ مِن النَّارِ، وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ»(۱) "جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی ہے، توشیاطین اور سرکش جنّات کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں، جہنّم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، کہ اُن میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا، جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور اُن میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور ایک مُنادی پکارتا ہے، کہ اے طالبِ خیر آگے

(۱) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ر: ٦٨٢، صـ١٧٤.

بڑھو! اور اے شرّ کے متلاشی باز آجاؤ! اور اللہ تعالی کئی لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے، اور اسی طرح کا مُعاملہ رمضان کی ہر رات میں رہتا ہے"۔

چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا

عزیز دوستو! جب ہم اس مبارک ماہ کو پائیں، اور اس مہینے کا چاند دیکھیں، تو اس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے، ہمارے آقا رحمتِ عالمیان ﷺ دعا کرتے: «اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ، وَالسَّلاَمَةِ وَالإِسْلاَمِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ!»[1] "الٰہی! اس نئے چاند کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے!"۔

لہذا ہمیں رمضان کا بہترین استقبال کرنا ہے، اس میں خوب عبادات واعمالِ صالحہ کرنے ہیں، اللہ ورسول کو خوب راضی کرنا ہے، اور اس ماہِ مبارک کی آمد سے پہلے ہی نیک کاموں کی طرف رُجوع وسبقت کرنی ہے، ان شاء اللہ!

دعا

اے اللہ! شعبان کے ان بقیہ لمحات میں ہمیں عبادت کی توفیق دے، اور ہمیں بخیر وعافیت رمضان تک پہنچا دے، روزوں اور نمازِ تراویح میں ہماری مدد فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، آمین یا ربّ العالمین!

---

(١) المرجع نفسه، باب ما يقول عند رؤية الهلال، ر: ٣٤٥١، صـ٧٨٨.

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.